THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلم آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۸۵ | مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۸ء | یوم جمعہ | مطابق ۶ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

۲۰ جون کی بجائے ۱۷ جون کو جلسہ کیا جائے

۲۰ جون ۱۹۲۸ء رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر تمام ہندوستان میں لیکچر دینے کا دن تجویز ہوا تھا۔ جو محرم کی یکم تاریخ ہوگی۔ چونکہ یہ مہینہ شیعہ اصحاب کے لئے رنج والم کے اظہار کا مہینہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس خیال سے کہ ہر فرقہ اور ہر خیال کے مسلمان اپنے ہادیٔ برحق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اعلیٰ کے اظہار میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر سکیں۔ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ ۲۰ جون کی تاریخ کو بدل دیا جائے اور اس کی بجائے ۱۷ جون بروز اتوار رکھا جائے۔ احباب کو اس تبدیلیٔ تاریخ کی اطلاع ان سب اصحاب کو جو ایسے جلسہ کے منعقد کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ پہنچا دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ ۲۰ جون کی بجائے ۱۷ جون کو جلسہ منعقد کرنے کا انتظام کر سکیں۔

تاریخ جلسہ میں یہ تبدیلی محض اس لحاظ سے کی گئی ہے۔ کہ ہر فرقہ کے مسلمان اس مبارک کام میں حصہ لے سکیں۔ اور شیعہ اصحاب بھی پورے طور پر شامل ہو سکیں۔ امید ہے اب انہیں اس جلسہ کے انعقاد میں حصہ لینے کے لئے پورا موقع ہوگا۔ اور وہ اپنی طرف سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ اگرچہ وہ پہلے بھی بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔

خاکسار فتح محمد سیال سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ حضور نے ۲۱ اپریل کو خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کو معہ چند اور اصحاب کے دعوت دی۔

۲۲ اپریل ۸ بجے صبح کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایک بہت بڑے مجمع سمیت خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کو الوداع کہنے کے لئے بٹالہ اور قادیان کی سڑک کے مقام اتصال تک تشریف لے گئے۔ پہلے دعا کی گئی۔ اور پھر خان صاحب موصوف سے تمام حاضرین نے فرداً فرداً مصافحہ کیا۔ اور روانہ ہو گئے۔

۲۳ اپریل جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے اپنے نئے مکان میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ کو دعوت دی۔

(از شیخ بشیر احمد صاحب حقانی - لاہور)

وہ ولولے۔ وہ جوش وہ ارمان کیا ہوئے ۔۔۔ صحرا نوردیوں کے وہ سامان کیا ہوئے
زخمی دلوں پہ مرہم کا فور کا اثر ۔۔۔ رکھتے تھے جو وہ تیرے نمکدان کیا ہوئے
بزم ازل میں باندھے تھے تونے جو استوار ۔۔۔ وہ عہد تیرے کیا ہوئے۔ پیمان کیا ہوئے
فرہاد و قیس لیتے تھے درس وفا جہاں ۔۔۔ ہاں عشق پختہ کے وہ دبستان کیا ہوئے
اب حسن و عشق کی وہ حکایات کیا ہوئیں ۔۔۔ ساقی کے لطف کیا ہوئے؟ احسان کیا ہوئے

دوں ہمتی سے تیری زمانہ بدل گیا
پہلا سا اب جہاں نہیں نقشہ بدل گیا

تو بھی تو اب بدل لے ذرا چال ڈھال کو ۔۔۔ اور سوچ کام کرنے سے پہلے مآل کو
دوں ہمتی کو چھوڑ دے رفتار تیز کر ۔۔۔ ہاں کھول یار ناقہ سے پشمیں عقال کو
عقل و خرد کو چھوڑ دے بیہوشیوں سے گر ۔۔۔ اڑ کر ہو اسے عشق میں حاصل کمال کو
جام بلور ہاتھ سے ساقی کے لے بھی لے ۔۔۔ اب پھینک بھی دے ہاتھ سے جام سفال کو
ماہ تمام جھینپ کر پردہ میں چھپ گیا ۔۔۔ دیکھا جو حسن یار ملائک خصال کو
کیوں خیرہ چشمیاں تری اب سدِ راہ ہیں ۔۔۔ جب آفتاب کر چکا حاصل کمال کو

پھر میکدہ میں جوش ہے صہبائے تیز کا
نقشہ جما ہے دیکھ لے پھر رستخیز کا

ہو جانا تم کو حسن کا دیوانہ چاہیئے ۔۔۔ قربان شمع ہو نا جوں پروانہ چاہیئے
سینہ ترا تنور ہو آتش سے عشق کی ۔۔۔ جل بجھنے کی تجھے کوئی پروا نہ چاہیئے
بزم جہاں میں آگ لگے جس سے وہ تجھے ۔۔۔ فریاد عشق۔ بلبل مستانہ چاہیئے
شوریدگی ہو سر میں بھری تیرے سر بسر ۔۔۔ پر قول تیرے سارے حکیمانہ چاہیئے
ہاں یاد رکھ کہ جلنے جلانے کے واسطے ۔۔۔ عزم بلند و ہمت مردانہ چاہیئے
پیدا کرے دلیل تری دل پہ تا اثر ۔۔۔ خود اپنا خُلق بھی تو کریمانہ چاہیئے

قرآں بغل میں داب کے دنیا میں چل نکل
اس شعلہ سے جلانے کو دنیا کے چل نکل

رائے کوٹ میں عیسائیوں سے مناظرہ

۱۱ مارچ ۱۹۲۸ء کو مقامی عیسائی مشنری نے بتایا۔ کہ ۱۸ مارچ کو ہمارا سالانہ جلسہ ہوگا۔ جس میں دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی سوالات کرنے کا موقعہ دیا جائیگا۔ مسئلہ نجات پر پبلک تقریر ہوگی۔ مسلم پبلک کو بھی اجازت ہے۔ کہ وہ اپنی طرف سے کسی مناظر کو مسئلہ مقررہ پر اعتراض کرنے کے لئے تجویز کریں۔

عیسائیوں کے اس چیلنج پر حسب خواہش مسلم پبلک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا گیا۔ قادیان سے مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل پہونچ گئے۔ ۱۸ مارچ کو ایک بجے پادریوں کا جلسہ ہوا جس میں پادری عبد الحق صاحب نے ایک گھنٹہ مسئلہ نبوۃ پر تقریر کی۔ بعد ختم تقریر ایک گھنٹہ تک مولوی غلام احمد صاحب نے سوالات کئے۔ پانچ منٹ سوال کے لئے اور پانچ منٹ جواب کے لئے دئے جاتے تھے۔ سامعین میں سے مسلم پبلک نے خصوصاً اور غیر مسلم پبلک نے عموماً معلوم کر لیا۔ کہ پادری صاحب نے مولوی صاحب کے سوالات کے جواب نہیں دئے۔ جلسہ ختم ہونے پر مولوی ظہور حسین صاحب نے پادری صاحب کے لیکچر پر تنقید کرتے ہوئے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور بتلایا کہ پادری صاحب نے انجیل کی رو سے طریقہ نجات بیان نہیں کیا۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب نے مسلمانوں کو "اسلم مراۃ المسلم" کی حقیقت سمجھاتے ہوئے آنحضرت صلعم کے نمونہ پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔

محمد حسین خاں سیکرٹری از رائے کوٹ

ضروری اعلان

فتوے کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ کہ جن احباب کے پاس بیمہ۔ سود۔ اور جوئے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کوئی تحریر ہو۔ وہ براہ مہربانی میرے پاس بھیجدیں۔ اور اگر زبانی شہادت ہو تو اس کو احتیاط کے ساتھ تحریر میں لاکر بھیجدیں اور جہاں تک ہو سکے۔ جلد ارسال فرمائیں۔ جو احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متبرک تحریر کو واپس لینا چاہیں گے۔ ان کو وہ واپس کردی جائیگی۔ یہ اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد عالی کی تعمیل میں کیا گیا ہے۔

خاکسار سید محمد سرور شاہ (مفتی سلسلہ احمدیہ)

آریوں کے جلسہ میں تقریر

مولوی عبد الحئی صاحب عارف (بھاگلپوری) امیر جماعت احمدیہ ساندھن ضلع آگرہ ۵ ر اپریل ۱۹۲۸ء مین پوری تشریف لائے۔ ۸ ر اپریل کو آریوں کے جلسہ میں شریک ہوئے اور حسب ذیل تین باتیں پیش کیں۔

۱۔ روح مادہ اور پرمیشور اگر تینوں ہمیشہ سے ہیں۔ تو پھر یہ تینوں خدا ہوئے۔ لہذا آریہ سماج واحد خدا کو پیش کرنے سے قاصر ہے۔

۲۔ اگر روح اور مادہ کا خالق خدا نہیں ہے۔ تو وہ خالق کل نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ خالق کل نہیں ہے تو اس میں یہ ایک بھاری نقص ہے۔ اور نقص والی ہستی خدا نہیں ہو سکتی۔

۳۔ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وہ خالق کل اور قادر مطلق ہے۔ اور فطرت بھی ایسے ہی خدا کو چاہتی ہے۔ لہذا آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے خدا کو چھوڑ کر اسلام کے خدا کو مانے

پھر مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی معہ دلائل نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کئے۔ اور اس کے بعد نہایت مدلل مضمون روح کی ماہیت کے متعلق پڑھا۔ اور اس میں بتایا۔ کہ روح کیسے پیدا ہوئی۔ اور روح کا پیدا کرنے والا کون ہے اور روح کے پیدا کرنے کی غرض کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مولوی صاحب خدا کے فضل سے کامیاب رہے اور سامعین بہت محظوظ اور متاثر نظر آئے۔

محمد عبد الحفیظ ضلع مین پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۹ء

مفتی حیفا کا تار

مسلمانانِ ہند کے نام

(۱)

حال ہی میں حیفا کے مفتی اعظم کا ایک تار مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کی وساطت سے مسلم اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

اعمال المبشرین فی بلادنا موخرا ومطاعنهم العلانیة فی الاسلام وفی صاحب الشریعة لا تستطیع احتمالها ولا تسع مسلمین فی ہٰذ البلاد ولا فی سواها السکوت عنها احتجنا للحکومة وهی وحدها المسئول منتظرون انتصارکم للدین ط

کہ عیسائی مبشرین کے اعمال سے ہمارے علاقوں میں اسلام اور صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علانیہ توہین اس حد کو پہنچ گئی ہے۔ کہ ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ اس پر نہ اس ملک کے مسلمان خاموش رہ سکتے ہیں۔ اور نہ دوسرے ممالک کے۔ ہم نے حکومت سے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ کیونکہ وہی ذمہ وار ہے۔ ہم دین کے لئے آپ کی امداد کے منتظر ہیں +

تار کے ان الفاظ سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ عیسائی مشنریوں نے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی علانیہ توہین کا کیا طریق اختیار کر رکھا ہے۔ عیسائی پادریوں کے سے ہوشیار اور زمانہ ساز گروہ کے متعلق یہ تو خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ بازاروں اور گذرگاہوں پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گندی اور ناپاک گالیاں دیتے ہوں۔ اس لئے یہی قیاس ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اسلام سے ناواقف اور جاہل لوگوں کو دنیوی عیش و آرام کا لالچ دے کر اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر مرتد کرتے ہونگے۔ مرکزیہ خلافت کمیٹی بھی اسی نتیجہ پر پہونچی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا تار پر اس نے جو اضافہ کیا ہے اس میں لکھا ہے:-

”کچھ عرصہ سے عیسائی مبلغین شرق اور خصوصاً دنیائے اسلام پر مسیحی دول کے سیاسی تسلط سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ حال ہی میں یروشلم میں عیسائیوں کی ایک انٹرنیشنل مشنری کونسل اس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے۔ کہ وہ مشرقی ممالک میں جو آج کل مسیحی دول کے زیر تسلط یا زیر حمایت ہیں۔ عیسائیت کی تبلیغ کرنے کے ذرائع وضع کرے“۔

پھر لکھا ہے:-

”معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائی مبلغین نے موجودہ صورت حال سے فائدہ اٹھا کر مشرق کو عیسائی بنانے کے لئے ایک زبردست معرکہ کے آغاز کا انتظام کیا ہے“۔ (انقلاب ۱۱ اپریل)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے مبلغ مقیم حیفا کے ذریعہ جو حالات موصول ہوئے ہیں۔ ان سے نہ صرف یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عیسائی مشنریوں نے مسلمانوں کو مرتد کرنے کے زبردست انتظامات کر رکھے ہیں۔ بلکہ اس وقت تک وہ بہت سے خاندانوں کو مرتد کر بھی چکے ہیں۔ اور مسیحی مشنریوں کی مشنری کوششوں سے فلسطین کی اس وقت جو حالت ہے۔ وہ ہمارے مبلغ کے الفاظ میں ”ایک مسلم کو رولا دینے والی حالت ہے“۔

پس حیفا کے تار کا جو کچھ مفہوم اس وقت سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ان علاقوں میں عیسائی مشنریوں نے اپنی تبلیغی کوششوں کا جال پورے طور پر بچھا دیا ہے۔ جس میں بہت سے بدقسمت پھنس چکے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے نہایت قوی خطرہ ہے۔ کہ اور لوگ بھی پھنستے جائیں گے۔

اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اس تار کے متعلق مسلمانان ہند کو غور کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس امر کو اگر بالکل نہیں۔ تو بڑی حد تک نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور یہ سمجھ کر کہ جس طرح پچھلے دنوں راجپال۔ کالی چرن۔ اور گیان چند وغیرہ بد زبان آریوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کی تھی۔ اسی طرح وہاں عیسائی مشنری کر رہے ہیں اور گورنمنٹ کے خلاف غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہوئے لکھ رہے ہیں:۔

”افسوس آج ہم میں اتنی قوت نہیں۔ کہ اس فساد کے سرچشمہ کو بزور بند کر دیں۔ لیکن اس بے بسی کی حالت میں بھی مسلمانان ہند اتنا ضرور کر سکتے ہیں۔ کہ بالاتفاق انگریزی حکومت کو متنبہ کر دیں لیکن اس بے بسی کی حالت میں بھی مسلمانان ہند اتنا ضرور کر سکتے ہیں۔ کہ بالاتفاق انگریزی حکومت کو متنبہ کر دیں۔ کہ وہ اسلام کے خلاف جتنا زیادہ معاندانہ رویہ اختیار کرے گی۔ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے جتنا زیادہ کھیل کرے گی۔ اتنی ہی زیادہ گہری قبر وہ اپنے اقتدار کے لئے خود اپنے ہاتھ سے کھود دے گی“!

اور کہہ رہے ہیں:-

”ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ مطاعن خبیثہ اور یہ شریرانہ توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ لہذا گورنمنٹ ہند کا فرض ہے۔ کہ وہ اس بارے میں برطانیہ عظمےٰ کو توجہ دلائے۔ کہ وہ اس بارے میں مداخلت کرے۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ چونکہ فلسطین میں تحریک صیہونیت یعنی یہودی حکومت کا خواب پورا کرنا ہے۔ لہذا اس کے لئے یہ شرارا چھوڑا گیا ہے“۔

خود مرکزی خلافت کمیٹی نے بھی یہی طریق اختیار کیا ہے۔ اور تحریک کی ہے کہ

”تمام اسلامی جماعتیں مشنریوں کی ان عیاریوں اور چالبازیوں کے خلاف پورے زور سے صدائے احتجاج بلند کریں۔ اور حکومت کو متنبہ کر دیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمان تمام ایسی سرگرمیوں کو جو اسلام کے لئے خطرہ کا موجب ہیں۔ سخت غصہ و رنج کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں“۔

لیکن قابل غور امر یہ ہے۔ کہ جب ہندوستان میں گورنمنٹ سے مسلمان یہ مطالبہ نہیں کر سکتے۔ کہ عیسائی مشنریوں کو اپنی تبلیغی کوششوں سے روک دیا جائے۔ اور یہ مطالبہ مناسب بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر عیسائیوں کو اپنے عقائد اور خیالات کی اشاعت سے روکا جائے۔ تو پھر دوسروں اور مسلمانوں کو بھی اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ سے روکا جائے گا۔ تو فلسطین کے متعلق ایسا مطالبہ کس طرح کیا جا سکتا ہے اور اس میں کامیابی کی کیونکر توقع ہو سکتی ہے +

بے شک عیسائی مشنری عیسائی حکومت کے سیاسی تسلط اور غلبہ سے ہر رنگ میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور انہیں ان حکومتوں کی طرف سے ہر قسم کی مفید مطلب امداد حاصل ہوتی ہے۔ مگر یہ بات اس قدر قابل تعجب نہیں جس قدر عیسائی حکومتوں کی طرف سے عیسائی مشنریوں کو امداد نہ ملنا ہوتی۔ غور تو کیجئے جب عیسائی مشنری لوگوں کو عیسائی بنا کر عیسائی حکومتوں کی مضبوطی اور استواری کا فرض ادا کرتے ہیں۔ تو کیوں انہیں امداد حاصل نہ ہو۔ اور جبکہ مسلمانوں کو خود تسلیم ہے۔ کہ ”آج ہم میں اتنی قوت نہیں ہے۔ کہ اس فساد کے سرچشمہ کو بزور بند کر دیں“۔ تو پھر گورنمنٹ کو دھمکیاں دینے اور ”سخت غصہ و رنج“ کا اظہار کرنے سے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ان باتوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ کمزور اور ناتواں کی دھمکیاں طاقتور کو مشوش کرنے کی بجائے مشتعل کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ اور ان کا اثر مفید پڑنے کی بجائے مضر ہوا کرتا ہے۔ پس فلسطین میں عیسائی مشنریوں کی ”عیاریوں اور چالبازیوں“ کے انسداد کا یہ طریق نہیں ہے۔ کہ سخت سست کہہ کر حکمران طبقہ کو بھی مشتعل کر دیا جائے اور دنیا کے لئے یہ کہنے کا بھی موقعہ بہم پہونچا دیا جائے۔ کہ مسلمان اپنے مذہب پر اعتراض کرنے والوں کا مونہہ یا تو ”بزور“ بند کرنا جانتے ہیں۔ یا پھر رونا اور چلانا۔ اسلام کو دلائل کے ساتھ معقول ثابت کرنے کی ان میں نہ ہمت ہے۔ نہ جرأت +

بہرحال اس بارے میں عام طور پر جو رویہ اختیار کیا گیا ہے وہ نہ تو کچھ اسلام کے لئے مفید ہے۔ اور نہ اس میں کامیابی کی کوئی توقع ہے۔ جو صورت اختیار کرنی چاہیئے۔ اس کی طرف ایک

معزز معاصر کا ذہن منتقل تو ہوا ہے۔ مگر جو طریق پیش کیا گیا ہے۔ وہ بحالات موجودہ ایسا خواب ہے۔ جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ معاصر موصوف لکھتا ہے:۔

"مسلمانانِ عالم کا فرض ہے۔ کہ جس حد تک ممکن ہو تبلیغ کا ایک ایسا لائحہ عمل طیار کریں۔ جو ساری دنیا پر حاوی ہو۔ اور تمام دنیا کے مسلمانوں کے نمائندے ایک جگہ جمع ہو کر تبلیغ اسلام کی تقویت اور فتنہ ارتداد کے استیصال میں کوشاں ہو جائیں"۔

ساری دنیا کے مسلمانوں کا جمع ہو کر ساری دنیا پر حاوی ہونے والا تبلیغی لائحہ عمل تیار کرنا ہی کارے دارد والا معاملہ ہے۔ کجا اس پر عمل کرنا۔ ہم اس بارے میں اپنے خیالات اگلے پرچہ میں ظاہر کریں گے۔

مسلمانوں کے لئے درس عبرت

اشدھی سبھا جبل پور کے اجلاس میں گورو شنکر اچاریہ جی نے اعلان کیا۔ کہ تکوجی راؤ سابق مہاراجہ اندور نے شدھی سبھا کو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ اور ساٹھ ہزار سالانہ دیتے رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ تا اس روپیہ سے اندرون ہند اور مغربی ممالک میں ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے۔

سابق مہاراجہ اندور کو مذہبی معاملات سے جو دلچسپی اور شغف ہو سکتا ہے۔ اس پر تو ان کی گذشتہ زندگی کے واقعات کافی روشنی ڈال رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کا شدھی سبھا کو اس قدر مالی امداد دینا ان مسلم امراء کے لئے سبق آموز ہے۔ جو اسلام کو سچا مذہب سمجھتے اور اپنے لئے مسلمان کہلانا باعثِ فخر جانتے ہیں۔

مالوی جی اور کاشی کے پنڈت

کہنے کو پنڈت مالوی جی سناتن دھرمی خیالات کے ہیں۔ مگر دراصل شدھی اور اچھوتوں وغیرہ کی اصلاح کے متعلق آپ جو عملی سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ یہ سب آریہ سماجی اسپرٹ کے زیر اثر ہیں۔ ورنہ "پراچین ہندو دھرم" ایسی آزادانہ روش کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مالوی جی کی سناتن دھرم کے متعلق ان باغیانہ کارروائیوں کی مذمت کے لئے کاشی کی ودوت سبھا (ندوۃ العلماء) نے ایک جلسہ کر کے اعلان کیا ہے۔ کہ

"بدھوا بواہ اور اچھوتوں کی شدھی سے جو مالوی جی کر رہے ہیں۔ سناتن دھرم تباہ ہو رہا ہے"۔ (الامان ۱۱-اپریل)

نیز مالوی جی کی کارروائیوں کو غیر مذہبی قرار دے کر کہا گیا ہے کہ "جس طرح آریہ سماج نے لفظ "آریہ" کو خراب کر دیا ہے۔ اسی طرح مالوی جی کی قائم کردہ پراگ سناتن دھرم نے لفظ سناتن دھرم کی مٹی پلید کر دی ہے"۔

کاشی کے سناتنی پنڈتوں کی اپنے دھرم کی حمایت میں یہ جرأت قابلِ تعریف ہے۔ لیکن اکیلے کاشی کے پنڈت کیا کر سکتے ہیں۔ تمام سناتنی ہندوؤں کو اس بارے میں ان کی امداد کرنی چاہیئے۔

ہندوؤں کی فطرتی بے وفائی

آریہ اخبار ملاپ (۱۷-اپریل) نے "ہندوؤں کا سب سے بڑا دوش" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں "دیوتا سروپ بھائی پرمانند صاحب کے اس ایڈریس کی جو انہوں نے اردھ شتابدی راولپنڈی کے موقعہ پر دیا۔ پُر زور الفاظ میں تائید کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ہسٹری بتلاتی ہے۔ کہ جب جب کوئی جاتی ہیتشی ہندو جاتی کی بھلائی کے لئے میدان میں نکلا ہے۔ ہندوؤں نے ہی اس کو تباہ کرنے کے سامان پیدا کر دئے ہیں"۔

اور پھر شیوا جی مہاراج۔ رانا پرتاب۔ پرتھوی راج۔ بندا بیراگی اور بالآخر سوامی دیانند کی مثالیں دے کر بتایا ہے۔ کہ ان سب جاتی ہیتشیوں کو ہندوؤں نے تباہ کیا۔

بات یہ ہے۔ کہ ہندوؤں میں من حیث القوم وفاداری کا جذبہ ہی موجود نہیں۔ اور وہ فطرتاً بے وفا واقع ہوئے ہیں۔ مسلمان بادشاہوں نے ان سے کیسے کیسے سلوک کئے۔ اور ان کو کس قدر فائدہ پہونچایا۔ مگر یہ لوگ ان کو بدنام کرنے کی کوشش میں ہی لگے رہے۔ اور اب تک پانی پی پی کر کوستے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جو قوم اپنے محسنوں اور جاتی ہیتشیوں کی تباہی کا موجب ہوتی رہی ہے اس سے ان کو کہاں تک بھلائی کی امید ہو سکتی ہے۔

اقتصادی آزادی

پنجاب پراونشل پولیٹیکل کانفرنس جو حال میں امرتسر میں منعقد ہوئی۔ اس میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اپنے خطبہ صدارت میں ایک ایسی بات بیان کی ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر مسلمان بہت کچھ اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہا:۔

"ممکن ہے۔ برطانیہ ہندوستان کو سیاسی طور پر خاص حد تک آزاد کر دے لیکن یہ آزادی بالکل بے سود ہوگی۔ اگر ہندوستان اقتصادی طور پر برطانیہ کا غلام رہا"۔ (تیج ۱۸ اپریل)

ہم اپنے اسلامی بھائیوں سے اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی اور قابل عمل اصل ہے۔ کہ اقتصادی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی ناممکن ہے۔ اس وقت مسلمان اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ ہندوؤں کی غلامی کے جوئے کے نیچے ہیں۔ جو اقتصادی طور پر ان کے حاکم ہیں۔ پس اگر بقول پنڈت جواہر لال صاحب ہندوستانی اقتصادی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی حاصل نہیں کر سکتے۔ تو مسلمانوں کو بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس وقت تک ہندوستان کے اندر صحیح معنوں میں آزادانہ اور معززانہ زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ جب تک وہ ہندوؤں سے اقتصادی آزادی حاصل نہیں کرتے۔ اور جس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ وہ بھی ہندوؤں سے وہ اشیاء خرید کر استعمال نہ کریں۔ جو ہندو ان سے نہیں خریدتے۔

گاندھی جی کا جہاد

ہمارا دعوے ہے۔ اور واقعات کی رو سے کوئی شخص اس کی تغلیط کی طاقت نہیں رکھتا۔ کہ ہندو لیڈر خواہ اپنے آپ کو کس قدر بھی قومیت کے رنگ میں رنگین ظاہر کریں۔ اور خواہ وہ وطن پرستی اور حب الوطنی کی کتنی ڈینگیں شب و روز مارتے رہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ جو بھی کام کرتے ہیں۔ اس میں اپنی قوم کے لئے تعمیری اور مسلمانوں کے لئے تخریبی پہلو ضرور مدنظر رکھا جاتا ہے ہندوستان میں متحدہ قومیت کے سب سے بڑے لیڈر "مہاتما گاندھی جی" سمجھے جاتے ہیں۔ انہی کی مثال لے لیں۔ پولیٹیکل میدان کو چھوڑ دینے کے بعد آپ ہندو سماج کی اصلاح کا مقصد لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اچھوت ادھار۔ نکاح بیوگان اور بچپن کی شادی کے انسداد وغیرہ کاموں کے متعلق جد وجہد کر رہے ہیں۔ یہاں تک تو خیر تھی۔ اور "مہاتما جی" کی قوم پرستی پر حرف گیری کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر اب آپ نے اپنے پروگرام میں ایک اور کام کا اضافہ کر لیا ہے۔ چنانچہ اخبار تیج (۱۳-اپریل) لکھتا ہے:۔

"آپ نے پردہ کی مذموم رسم کے خلاف بھی جہاد شروع کر دیا ہے۔ اور اس کی ابتدا صوبہ بہار میں اپنے آشرم کے کئی کارکنان کو بھیجکر کی ہے"۔

"پردہ کے خلاف جہاد" صاف اور عیاں الفاظ میں اسلامی تعلیم کو چیلنج ہے۔ اور ہمیں افسوس ہے کہ "گاندھی جی" جیسا قومی راہنما بھی ہندو سبھا کی پیدا کردہ مسموم فضا سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور اس نے مسلمانوں کے خلاف عملی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔

کاش! مسلمان ان واقعات سے عبرت حاصل کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

خدا کی رحمت کے مظہر بنو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۲۸

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جس قدر تعلیمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوتی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کا گر صرف یہی ہے۔ کہ انسان ان پر عمل کرے۔ خالی زبان پر ان تعلیموں کا آجانا کافی نہیں ہو سکتا۔ ہم کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں دیکھتے جس کے صرف زبان سے رٹنے سے کوئی فائدہ ہو۔ اگر کوئی منہ سے روٹی روٹی کرے۔ تو اس کا پیٹ نہیں بھر جائیگا۔ یا پانی پانی کہنے سے پیاس نہیں بجھ جائیگی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی تعلیمیں ہیں۔ اگر ان کو انسان پڑھتا ہے۔ اور بار بار دوہراتا ہے۔ مگر ان پر عمل نہ کرے تو اس کا روحانی پیٹ نہیں بھریگا۔ میں دیکھتا ہوں۔ ابھی ہماری جماعت میں بہت لوگ ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے

نفس کی اصلاح

کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ اس وقت میں خصوصیت سے اس بات کو لیتا ہوں۔ جو آج کل مسلمانوں میں بہت عام ہے اور جس کے اثر کے نیچے کئی لوگ دبے ہوئے ہیں۔ اور جو ایسی ہے۔ کہ جن میں وہ پیدا ہوئی۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ اور وہ خدا سے دور ہو گئے۔ دوسرے لوگوں میں اگر یہ بات پائی جاتی ہے۔ تو اس کا ہمیں چنداں فکر نہیں۔ مگر ہماری جماعت جسے خدا تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح اور ان میں نیکی پیدا کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ اس میں اگر کوئی نقص ہو۔ خواہ اس کے تھوڑے افراد میں ہو یا زیادہ میں۔ یہ بہت افسوس کی بات ہے میں افسوس سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہیں قادیان سے بھی اور باہر کی مختلف جگہوں سے بھی متعدد ایسی شکائتیں

آتی رہتی ہیں۔ کہ آپس میں

ذرا ذرا سی بات پر ناراضگی

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوست آپس میں لڑنے جھگڑنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

کہ میری رحمت ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے۔ اور ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یعنی غضب غصہ۔ ناراضگی خدا تعالیٰ کی صفات کا اصل مظہر نہیں ہیں۔

حقیقی مظہر

اس کی رحمت اس کا رحم اور اس کا فضل ہے۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ رحمت میری طرف سے ہوتی ہے۔ اور غضب کی تحریک خود ان کی طرف سے ہوتی ہے۔ جن پر نازل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لئے ضروری نہیں۔ کہ ہماری طرف سے تحریک ہو۔ یہ نہیں کہ ہماری طرف سے ایسے سامان مہیا کئے جائیں۔ جو اس کی رحمت کے نزول کا باعث ہوں۔ بلکہ یہ خود بخود ہماری کوشش اور کسی خواہش کے بغیر بھی۔ ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہے۔ ہم جب ماں کے پیٹ میں تھے۔ اور پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اس وقت آنکھیں دی تھیں۔ اس وقت ہم نے کونسی نیکی کی تھی۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے کان دئے تھے۔ تو وہ کس نیکی کے بدلے میں دئے تھے۔ اس وقت تو ہم

نیکی بدی کا نام

بھی نہ جانتے تھے۔ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہی تھی۔ کہ ہمیں بغیر نیکی کے یہ سب کچھ عطا کیا۔ اسی طرح اس نے علم دیا۔ حافظہ دیا اور بہت سی طاقتیں دیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہماری طرف سے ان سب باتوں کے لئے کوئی ابتدا نہیں ہوئی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے غلہ پیدا کیا۔ میوے پیدا کئے۔ اور چیزیں پیدا کیں۔ اسی طرح اس نے

پنجاب کے پانچ دریا

پیدا کئے۔ جن کے ذریعہ کروڑوں انسان پل رہے ہیں۔ یہ کس نیکی کے بدلے میں ہیں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کی رحمت ہے۔ جو کسی کام کے بدلے میں نہیں۔

اسی طرح

خوبصورت نظارے

جو ہمیں نظر آتے ہیں۔ سمندر جو دنیا کی ترقی کا ذریعہ ہیں۔ اور جن کے راستہ تجارت کا مال آسانی اور سہولت سے کہیں سے کہیں جا پہونچتا ہے۔ اور ریل کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے پہنچتا ہے یہ کس انسان کی نیکی کا نتیجہ ہیں۔ یہ خدا کی رحمت ہی تھی۔ جو انسانوں کے کسی فعل کے بغیر نازل ہوئی۔ اگر ان نعمتوں کو گنا جائے۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے افعال کے بغیر نازل کی ہیں۔

تو ان کی تعداد ہمارے

افعال کے نتیجہ میں

نازل ہونے والی نعمتوں سے بہت زیادہ ہوگی۔ چونکہ ہماری نیکی محدود ہے۔ اس لئے اس کے بدلہ میں جو فضل نازل ہو۔ وہ بھی محدود ہی ہوگا۔ مگر

خدا کی رحمت لامحدود ہے

اس لئے جو فضل اس کی طرف سے نازل ہو۔ وہ بھی غیر محدود ہوتا ہے۔ لیکن جہاں خدا تعالیٰ کے فضل غیر محدود ہیں۔ اور کوئی ان کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ وہاں ایک شخص بھی ایسا نہیں۔ جو یہ بتا سکے۔ کہ کوئی ایک بھی غضب بندہ کے فعل کے بغیر نازل ہوا ہو۔ تو رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اصل چیز خدا کی طرف سے نازل ہونے والی رحمت ہے۔ لیکن غضب اس وقت نازل ہوتا ہے جبکہ اس کے لئے پہلے بندہ کی طرف سے تحریک ہوتی ہے۔ غرض رحمتیں تو بغیر ہمارے کام کے بھی نازل ہوتی ہیں۔ اور بہت زیادہ نازل ہوتی ہیں۔ مگر غضب ہمارے کسی جرم کی سزا کے طور پر ہوتا ہے اور ہمارے جرم کے مطابق ہوتا ہے۔ زیادہ نہیں ہوتا۔ پس جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے۔ تو مومن کا کام ہے۔ خدا کی دوسری صفات کی طرح یہ صفت بھی اپنے اندر پیدا کرے

مومن کیا ہے

مومن خدا تعالیٰ کی صفات کا آئینہ ہوتا ہے۔ جس طرح آئینہ اس لئے بنایا جاتا ہے۔ کہ اس میں مالک کی شکل نظر آئے اسی طرح خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے بنایا ہے۔ کہ خدا کی صفات اس کے ذریعہ ظاہر ہوں۔ یاد رہے۔ کہ شیشہ جب خراب ہو جاتا ہے۔ تو انسان کی شکل اس میں عمدگی سے دکھائی نہیں دیتی۔ اس وقت وہ توڑ دیا جاتا ہے۔ میں چھوٹا تھا جب میں نے

ایک رؤیا

دیکھی۔ میں نے دیکھا۔ کچھ لوگ بیٹھے ہیں۔ جن کے سامنے

تقوےٰ پر وعظ

کر رہا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے۔ جو میں انہیں کہتا ہوں۔ دیکھو جس طرح مالک شیشہ میں شکل دیکھتا ہے اسی طرح خدا انسان میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ پھر کہتا ہوں جب شیشہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور اس میں شکل نظر نہیں آتی۔ تو اسے یوں پھینک کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جو دل گندا ہو جائے۔ اور جس میں خدا کی شکل نہ نظر آئے۔ خدا بھی چور چور کر دیتا ہے۔

تو مومن کا کام ہی یہ ہے۔ کہ خدا کی صفات ظاہر کرے اور خدا تعالیٰ کی

سب سے بڑی صفت

ہے - اور اصل یہی ہے - ہاں جب اصلاح کی اور کوئی صورت
ہے - تو اس وقت سزا دیتا ہے - مگر بہت لوگوں کو دیکھا ہے -
ذرا ذرا سی بات پر آپس میں لڑنے جھگڑنے لگ جاتے - اور
گالیوں پر اتر آتے ہیں حتیٰ کہ مار پیٹ کی نوبت آجاتی ہے - حالانکہ
جب بات معلوم کی جائے - تو اسے سن کر شرم آجاتی ہے - کہ

انسان کے بچوں کو

ایسی معمولی بات پر لڑنے کی جرأت کیسے ہوئی - مثلاً کئی لڑائیاں
تو لین دین کے مطالبہ پر ہو جاتی ہیں - کسی نے کسی کے روپے
دینے ہوتے ہیں - قرض کر دیتا جرہے - ادھار سودا دیتا ہے -
مگر جب ایک دو ماہ کے بعد قیمت مانگتا ہے - تو بجائے اس کے
کہ مقروض ادا نہ کر سکنے پر شرمندگی کا اظہار کرتا - اور اگر اس وقت
بھی ادا نہیں کر سکتا - تو معذرت کرتے ہوئے کہتا - کہ مجھے خود خیال
ہے - اتنے غصہ کی اور مہلت دیجئے - میں جلد ادا کرنے کی کوشش
کروں گا - الٹا لڑنے لگ جاتا ہے - اور کہتا ہے - قرضہ کیا لیا تھا
آفت آگئی - کسی وقت پیچھا ہی نہیں چھوڑتا - پھر گالی گلوچ
اور لڑائی کی نوبت آجاتی ہے - اس کے مقابلہ میں رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں - ایک دفعہ آپ نے ایک

یہودی سے قرض

لیا - یا ضرورتاً کوئی چیز ادھار منگائی - اور کچھ دنوں تک روپیہ
ادا نہ کر سکے - ایک دن وہ یہودی مسجد نبوی میں ہی آگیا -
جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور مسلمان
بھی بیٹھے ہوئے تھے - مدینہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی حکومت تھی - مگر چونکہ وہ جانتا تھا - کہ آپ کے اخلاق بہت
بلند ہیں - اس لئے اس نے مسجد میں آکر سختی سے مطالبہ شروع
کیا - حتیٰ کہ گالیوں پر اتر آیا - اس پر بعض صحابہ کو جوش آگیا -
انہوں نے اٹھکر مارنا چاہا - مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا - کہ نہیں اسے کچھ نہ کہو -

اسے حق حاصل تھا

مطالبہ کرنا - کیونکہ اس کا مجھ پر قرض تھا - اس وقت بھی آپ
کے پاس روپیہ نہ تھا - مگر آپ نے فرمایا - کہ فلاں شخص سے قرض
لے آؤ - تا کہ اس کا روپیہ ادا کیا جا سکے - چنانچہ روپیہ ادا کر دیا گیا
اس بات کا ایسا اثر ہوا - کہ وہ یہودی

مسلمان ہوگیا

اور کہنے لگا - کہ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا - کہ جس انسان
کو رسالت کا دعویٰ ہے - اس کے اخلاق کیسے ہیں - تو جس کا کچھ
دینا ہو اس کے مقابلہ میں آواز اٹھانا

بڑی بے شرمی

ہے - چاہیئے کہ انسان نرمی سے جواب دے - معذرت کرے -
اور جلد ادا کرنے کی فکر کرے - ممکن ہے - جب قرض لیا ہو تو اس وقت
یہ سمجھکر لیا ہو - کہ میرا روپیہ آجائیگا - اور میں ادا کر دوں گا - مگر
کچھ ایسے سامان ہو گئے ہوں - کہ روپیہ نہ آسکے - اور وہ نہ
دے سکے - قرض لینا کوئی اخلاقی جرم نہیں - اور نہ یہ جرم
ہے - کہ کسی مجبوری کی وجہ سے مقررہ وقت تک ادا نہ کر سکے -
مگر یہ جرم ہے - کہ قرض خواہ مطالبہ کرے - تو اس سے لڑ پڑے -
اور بجائے اس کے کہ یہ کہے - جہاں اتنا احسان کیا ہے -
وہاں کچھ اور کرو - اور مہلت دو - اس سے بات بھی نہ کرنی
چاہیے

پھر بسا اوقات

بچوں کی لڑائی

پر بڑے لڑ پڑتے ہیں - بجائے اس کے کہ بڑے بچوں کو نصیحت
کرنے - بچے انہیں پاگل بنا دیتے ہیں - بچے تو معذور ہوتے ہیں
مگر وہ بڑوں کو بھی معذور بنا دیتے ہیں - بعض اوقات جائز
طور پر ایک بچہ کی ماں کو دوسرے بچہ کو تنبیہ کرنی پڑتی ہے -
مگر اس بچہ کی ماں آجاتی ہے - جو یہ کہنا شروع کر دیتی ہے - کہ تم
کون ہو میرے بچے کو تنبیہ کرنے والی - حالانکہ بجائے اس کے
کہ وہ ناراض ہوتی - اسے احسان ماننا چاہیئے تھا - کہ اس نے
میرے بچے کے ساتھ ہمدردی کی - مگر وہ لڑنے لگ جاتی ہے -
پھر بچوں کے باپ بھی اس لڑائی میں شامل ہو جاتے ہیں - پھر
محلے والے بھی - گویا یہ لڑائی ایک جہاد ہے - جس میں شامل ہونا
موجب ثواب ہے - حالانکہ ایسی لڑائی گناہ ہے - عیب ہے
گند ہے - جس سے مومن کے لئے بچنا ضروری ہے -
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کیا ہی اچھا گر

بتایا تھا - اگر مسلمان اس کی طرف توجہ کرتے - تو بہت سے
فتنوں اور لڑائیوں سے بچ جاتے - آپ نے فرمایا - جب کسی کو
غصہ آئے - اس وقت اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے - اور اگر بیٹھا
ہو تو لیٹ جائے - اور اس وقت تک بات نہ کرے - جب تک پانی
نہ پی لے - دراصل

غصہ دیوانگی ہوتی ہے -

اور عارضی دیوانگی ایک یا دو منٹ کے لئے ہوتی ہے - وہ جب
گذر جائیں - تو حالت بدل جاتی ہے - کئی قتل ایسے ہوتے ہیں - کہ
اگر قاتل کا اس وقت جبکہ وہ غصہ میں تھا - ایک منٹ کے
لئے ہاتھ پکڑ لیا جاتا - تو وہ قتل نہ کرتا - بلکہ بہت ممکن ہے - کہ دوسرے
ہی منٹ میں اس سے چمٹ کر محبت کرنے لگتا - جسے قتل کرنے
لگا تھا - اور معافی مانگتا کہ میں سخت غلطی کرنے لگا تھا - تو غصہ
آنی جذبہ ہے - اور خدا تعالےٰ نے اس کو محض

ازالہ شر کے لئے

رکھا ہے - تا شرارت کو اس سے روکا جا سکے - ورنہ اصل چیز
خدا تعالےٰ نے محبت پیدا کی ہے - اگر غصہ کے وقت انسان
ایسی جگہ سے ہٹ جائے - اور کہے میں اس بات کا فیصلہ پھر کسی
وقت کروں گا - یا جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اگر کھڑا ہو - تو بیٹھ جائے - بیٹھا ہو - تو لیٹ جائے - اور پھر پانی
پیئے - تو اس طرح سینکڑوں ہزاروں لڑائیاں دور ہو سکتی
ہیں - مگر میں کہتا ہوں - یہ بھی

ادنےٰ بات

ہے جس مومن کو غصہ روکنے کے لئے بیٹھنے یا لیٹنے کی ضرورت
پڑے - وہ سمجھ لے - کہ وہ ابھی کامل مومن نہیں ہے - مومن کو محسوس
کرنا چاہیئے - کہ مجھے خدا تعالےٰ نے

محبت اور صلح

کے لئے پیدا کیا ہے - نہ لڑنے جھگڑنے کے لئے - اور جب خدا تعالےٰ
نے انسان کو محبت کے لئے پیدا کیا ہے - تو وہ اسی سے محبت
کرے گا - جو دوسروں سے محبت کرنے والا ہو گا - اور جو لڑتا ہی
وہ اس کا محبوب نہیں ہو سکتا - اس وقت تک جتنے نبی
ولی اور نیک لوگ دنیا میں گذرے ہیں - ان میں سے کوئی بھی
ایسا نہیں - جو لوگوں سے لڑنے کے لئے آیا ہو - وہ لوگوں سے
تکلیفیں اٹھاتے ہیں - مگر صبر کرتے ہیں - اور اگر کسی کو سزا بھی
دیتے ہیں - تو اس لئے دیتے ہیں - کہ اس کے سوا اصلاح کی
کوئی صورت نہیں ہوتی - اور جب وہ سزا دے رہے
ہوتے ہیں - تو اس وقت اپنے

دل میں درد

محسوس کر رہے ہوتے ہیں - اور اگر ان کے پاس سیاست
اور حکومت ہوتی ہے - اور اس کے رو سے انہیں کسی کو
قتل کرنا یا کرانا پڑتا ہے - تو وہ خود دل میں قتل ہو رہے ہوتے
ہیں - وہ سزا محض اصلاح کی خاطر دیتے ہیں - نہ کہ اپنا دل
ٹھنڈا کرنے کے لئے - اور یہی

مومن اور غیر مومن میں فرق

ہے - مومن جب کسی کو سزا دے گا - تو دل میں افسوس کر رہا
ہوگا - کہ کاش میں سزا نہ دیتا - مگر غیر مومن کو اس میں لذت
آتی ہے - اور وہ کہتا ہے - ممکن ہوتا - تو اس سے بھی بڑھ کر کرتا
اب ہر شخص سے جو

جماعت احمدیہ کا فرد

کہلاتا ہے میں پوچھتا ہوں - کیا غصہ کی حالت میں اسے رحم آتا
ہے - اور وہ اس نیت سے سزا دیتا ہے - کہ اصلاح کرے -
یا اسے سزا دینے پر لطف آ رہا ہوتا ہے اور اس بات پر غصہ
آ رہا ہوتا ہے - کہ میں کیوں اتنا کمزور ہوں - کہ اس سے زیادہ
سزا نہیں دے سکتا - اگر غصہ کی حالت میں اور سزا دہی کے
وقت اس کے دل میں رحم اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے - وہ تکلیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مکتوب مبارک کا عکس

قبولیت دعا کا عظیم الشان نشان

:(※):

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مکتوب مبارک کا جو خدا تعالےٰ کے ایک بہت بڑے نشان کا حامل ہے۔ عکس دیا جاتا ہے۔ یہ مکتوب حضور نے سردار امام بخش خاں صاحب مرحوم کوٹ قیصرانی کے نام اس وقت تحریر فرمایا جب سردار صاحب موصوف کو ان کے والد کے کہنے پر گورنمنٹ نے ریاست سے نکال دیا۔ اور اس بے کسی اور بے بسی کی حالت میں سردار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سردار صاحب کے خط کے جواب میں ان کو یہ مکتوب ارقام فرمایا۔ اور تسلی دیتے ہوئے لکھا۔ کہ "اللہ تعالےٰ آپ کے لئے بہتر کریگا۔ گو جلدی یا کسی قدر دیر سے"۔ آخر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو پورا کرنے کے لئے یہ انتظام کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد سعادت مہد کے شروع میں سردار صاحب کے والد صاحب نے گورنمنٹ کو ان کے واپس آنے کی اجازت کے لئے لکھا۔ اور انہیں اجازت مل گئی۔ اس کے بعد تھوڑے عرصہ میں ہی ولی عہد دیوانہ ہو گیا۔ اور ان کے والد صاحب فوت ہو گئے۔ اس پر سردار صاحب رئیس مقرر کئے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا معجزانہ رنگ میں پوری ہو گئی۔ مکتوب مبارک کا عکس حسب ذیل ہے:۔

نقل خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط پہونچا۔ ہر ایک امر اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر آپ سچے اعتقاد اور ایمان پر قائم ہوں گے۔ امید کہ اللہ تعالےٰ بہر حال آپ کیلئے بہتر کریگا۔ گو جلدی یا کسی قدر دیر سے۔ استقامت اور حسن ظن کی طرف رہیں۔ آپ کو معہ آپ کی اہلیہ کے بیعت میں داخل کر لیا گیا ہے۔ بہتر ہے کہ اپنے حالات سے بار بار اطلاع دیں۔ اور دو ہفتہ یا تین ہفتے کے بعد اطلاع دیا کریں یہ ضروری ہے۔ اور اگر ایک دفعہ قادیان میں آجائیں۔ تو بہت بہتر ہے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

محسوس کرتا ہے۔ کہ کیوں کسی کو سزا دے رہا ہے۔ تو وہ مومن ہے۔ لیکن اگر غصہ کی حالت میں سزا دینے پر اسے مزا آتا ہے۔ اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ اس سے زیادہ کیوں نہیں دے سکا۔ تو وہ سمجھ لے اسمیں ایمان نہیں ہے کیونکہ

خدا تعالےٰ کی محبت

اور غصہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ لڑائی جھگڑے سے بچنا کیا ہی عمدہ بات ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا طریق بھی بتا دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ رحمتی وسعت کل شیئٍ۔ باوجود اس کے اگر ایک انسان محبت کے جذبات اپنے دل میں پیدا نہیں کر سکتا۔ تو اسے کیا حق ہے۔ کہ اپنے آپ کو ایمان کی طرف منسوب کرے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے ہاتھوں اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ معمولی سی کوشش سے مسلمان کامیاب ہو سکتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ ایک دوسرے سے سلوک اور معاملہ میں احتیاط اور نرمی سے کام لیں۔ یونہی نہ لڑیں۔ نہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑھائیں۔

آپس میں لڑنا

ایمان کی علامت نہیں ہے۔ اور اگر لڑتے ہو تو یہ بھی یاد رکھو کہ شریعت نے زیادتی کرنے والے کیلئے سزا بھی رکھی ہے۔ شریعت کا حکم ہے کہ جس طرح کوئی شخص کسی سے سلوک کرے۔ ویسا ہی سلوک اس کے ساتھ بھی کیا جائے اس کے لئے بھی تیار رہو۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ انگریزی گورنمنٹ ایسی باتوں میں کچھ نہیں کرتی۔ اس کے علاوہ خدا کی حکومت بھی ہے۔ جو انگریزی گورنمنٹ سے بہت بلند ہے۔ وہ پکڑ سکتی ہے۔ اور وہ کہتی ہے جو کسی پر ہاتھ اٹھائے اس پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ یہ نہیں کہ جرمانہ کر دیا جائے۔ اس صورت میں اس کے لئے تیار رہو۔ انگریزی حکومت کی وجہ سے کوئی شخص خدا تعالیٰ کے مواخذہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کسی پر ہاتھ اٹھائے۔ تو اس سے اسی طرح معاملہ کیا جائے۔ شریعت کا یہی حکم ہے۔ تاکہ اسے پتہ لگے کہ جب میں نے کسی کو مارا تھا تو اس وقت اس کے دل کی کیفیت کیا ہوئی تھی۔ وہی کیفیت اور جذبات اس کے دل میں پیدا ہوں اور وہ محسوس کرے کہ جب میں نے دوسرے کو مارا تھا۔ تو اس کے دل کی بھی یہی حالت تھی۔ تاکہ پھر وہ ایسا فعل نہ کرے ہماری جماعت کے لوگوں کو جو اس بات کے دعویدار ہیں۔ کہ وہ دنیا کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اپنے اعمال کو درست کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کے اعمال کا اثر ان تک ہی نہیں رہتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کیا جائیگا۔ اور ان کے کسی بُرے فعل سے صرف ان کی ہی نہیں۔ بلکہ سلسلہ کی بدنامی ہو گی۔ پھر یہ بھی سمجھیں۔ کہ ان کے ذریعے خدا تعالےٰ نے دنیا کی اصلاح چاہی ہے۔ اور اصلاح بغیر محبت کے ہو نہیں سکتی مگر جو اپنے دلوں میں اپنے اس بھائی اور روحانی باپ کی اولاد سے جو اسی کی طرح ایک ہاتھ پر جمع ہوا ہے۔ محبت نہیں رکھتا۔ اور نیک سلوک نہیں کرتا۔ وہ دوسروں سے کیا محبت کریگا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں ساری دنیا سے محبت کرنے کی تاکید کی ہے۔ اگر ہم اپنے روحانی بھائی سے محبت نہیں کرتے۔ تو غیروں سے کیا کریں گے۔ اور جب تک غیروں سے محبت نہ کریں گے اس وقت تک کامیاب بھی نہ ہوں گے۔

پس میں اپنے دوستوں کو۔ سوشلا قادیان کے رہنے والوں کو کہ یہ دوسروں کیلئے نمونہ ہیں۔ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے نفسوں کی اصلاح کریں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کے لوگوں کو توفیق دے۔ وہ اپنے نفس کے شرور پر غالب آسکیں۔ اور محبت کے جذبات کو غضب کے جذبات پر

بلائے طاعون اور اس کا حقیقی علاج

اللہ تعالےٰ اپنا رحم نازل فرمائے۔ پنجاب کے مختلف مقامات میں طاعون اپنے شدید اثرات کے ساتھ پھر رونما ہو رہی ہے۔ اور خداوند تعالےٰ کے ملائک ان سیاہ رنگ پودوں کو جو اس کے مامور اور مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو جھٹلانے اور انہیں دکھوں پر دکھ اور تکلیفوں پر تکلیف پہنچانے کے عوض بطور سزا قریباً ہر گاؤں اور ہر قصبہ اور ہر شہر میں بڑی کثرت کے ساتھ بوئے گئے تھے۔ اور جو عین قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور گذشتہ صحف مقدسہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اُگے اور پھر بڑھے۔ اور خوب پھیلے۔ اور پھولے تھے۔ انہی پودوں کی مشیت ایزدی کے ماتحت الٰہی ملائک نے پھر آبپاشی کرنی شروع کر دی ہے۔ اور ...علق گاؤں اور شہروں میں اس مہلک وبا نے آناً فاناً ...ل آگ سی لگا رکھی ہے۔

میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ...ب تحریر احباب کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ ہر وہ شخص جو ان پاکیزہ امور پر عمل کریگا۔ وہ یقیناً ان آفتوں ...ر بلاؤں کے ایام میں خدا کی پناہ اور گود میں رہیگا۔ حضور ...ریر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص طاعون کی ناگہانی آفات سے بچنا چاہتا ...ہے۔ اس کے لئے اس سے بہتر اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ جو ...سے قادر ذوالجلال پر سچا ایمان لائے۔ اور اپنے تمام ...ا کو معاصی سے بچا دے۔ اور دین کو اور دینی خدمات ...نیا پر مقدم رکھے۔ اور اس سلسلہ حقہ میں صدق ...اخلاص کے ساتھ داخل ہو جائے۔ اور دلی جوش کے ...ھو ...اہیں لگا رہے۔ اور اپنی عورتوں کو جن کے شر کے ...میں وہ بھی شریک ہو سکتا ہے۔ غافلانہ زندگی سے بچا دے ...ش کرے کہ اس کے گھر میں ذکر الٰہی ہو پھر اس کے ساتھ قرآن شریف ...احکام کا پابند ہو کر ظاہری پلیدیوں اور ناپاکیوں سے بھی اپنے گھر ...ت رکھے۔ جو شخص نفرت نہیں رکھتا۔ اور اس کا گھر اور اس کے گھر کا ...ن ناپاک رہتے ہیں۔ وہ اندرونی پاکیزگی میں بھی سُست ہو ...ا ہے۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ تمہارے گھر کا کوئی بھی حصہ ...ے نہ ہو۔ اور نہ ناپاک پانی اور کیچڑ بدرووں میں کھڑا رہے ...ڑے میلے کچیلے رہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ جو قرآن شریف ...چکا ہے۔ ایسے احکام جو خدا تعالےٰ کی کتاب میں آئے ہیں ...سے آئے ہیں۔ تا تم سمجھو۔ کہ جسمانی سلسلہ کو روحانی سلسلہ سے ایک تعلق ہے۔ سو تم نہ تو ظاہری طور پر زمین کے نجس حصہ کی طرف جھکو۔ اور نہ روحانی طور پر۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو اوپر کے مکانوں میں رہو۔ اور ہوادار اور روشن مکان اختیار کرو۔ اور نہ تم باطنی طور پر زمین کی طرف جھکو۔ بلکہ آسمان میں سے حصہ لو۔" نزول المسیح ص۴۲

پھر فرماتے ہیں:۔

"اے عیسائی مشنریو۔ اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے۔ جو اس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو۔ کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ آج تم میں ایک ہے۔ کہ اس حسین سے بڑھکر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھیرو۔ اب میری طرف دوڑو۔ کہ وقت ہے۔ جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے۔ میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں۔ کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے۔ اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں سچا شفیع میں ہوں۔ جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں۔ اور اس کا ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا۔ اور اس کی بہت ہی تحقیر کی۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم"

دافع البلاء ص۱۳

خاکسار محمد یعقوب محلہ دار الفضل قادیان

بھدرک کا دردناک واقعہ

آج مجھے افسوس کے ساتھ اڑیسہ کے اس تاریخی ورق کو الٹنا پڑا۔ جس میں لکھا ہوا ہے۔ کہ صوبہ اڑیسہ کے غیر احمدی شروع سے ہی اڑیسہ کے احمدیوں کو تختۂ مشق بناتے چلے آئے ہیں۔ اور ابھی تک ان کے مظالم بند نہیں ہوئے۔

اس تازہ واقعہ کو سن کر بہت سے دردمند دل پگھل جائیں گے۔ کہ ۲۶ مارچ ۱۹۲۵ء سے شیخ شیر محمد صاحب احمدی کی لڑکی کی لاش غیر احمدیوں نے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دی۔ اور بڑے بھاری جتھے سے مارنے پیٹنے پر آمادہ ہو گئے۔ مجبوراً شیخ صاحب نے اپنے گھر کے احاطہ کے اندر صندوق میں بند کر کے بطور امانت رکھا۔ احمدیوں کو امید تھی کہ حکام کی مدد سے لاش قبرستان میں دفن ہو جائیگی۔ مگر پولیس اور مجسٹریٹ صاحب اور کلکٹر صاحب کی طرف سے کوئی مدد نہ ملی۔ اور لاش بدستور رکھی رہی۔ گو کہ گڑھا کھود کر ...رکھی ہے تاکہ محفوظ رہے۔ یہ قبرستان جس میں لاش دفن کرنا چاہتے تھے۔ ایک ہندو کا وقف کیا ہوا ہے۔ اور اس نے اجازت دے رکھی ہے کہ ہر فرقہ کا مسلمان اسمیں دفن ہو سکتا ہے۔ اور ایسا قبل ازیں ہوتا رہا یعنی احمدی بھی اپنی لاشیں اسی قبرستان میں دفن کرتے رہے۔ کیونکہ عدالت نے بھی یہ فیصلہ احمدیوں کے حق میں دیا ہوا ہے۔ پھر بھی اس کہ لاش کو قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا گیا۔ بلکہ احمدیوں کا سڑکوں پر گذرنا اور گلیوں میں چلنا۔ سودا خرید نا۔ کاروبار کرنا دشوار ہو گیا۔ اور دو دن سے قریب مار پیٹ کے حملے ہو چکے ہیں اور ایک دو کے احمدی کا تو بازار میں جانا مشکل ہو گیا ہے۔ اس مصیبت کے وقت

چوہدری نعمت خان صاحب بی اے سینیر سب جج امرتسر کا تبادلہ

جناب چوہدری صاحب امرت سر سے دہلی تبدیل کئے گئے ہیں۔ قریباً ڈیڑھ سال امرت سر رہے۔ اس عرصہ کے دوران میں آپ کی دیانتداری معاملہ فہمی اور قابلیت کا سکہ سب اقوام میں بیٹھ گیا۔ ہندو مسلمان سکھ۔ غرضکہ ہر ایک آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ آپ کے تبادلہ کو ہر قوم کے لوگوں نے رنج سے سنا۔ چنانچہ سیٹھ چترنبج صاحب پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن امرت سر جو بار میں سب سے پرانے وکیل ہیں۔ بموجودگی جملہ ممبران بار جو اسی غرض کے لئے چوہدری صاحب کے کمرہ میں تشریف لائے تھے۔ بے ساختہ ان کی زبان سے یہ جملہ نکلا۔ کہ سینیر سب جج آتے رہینگے۔ اور جاتے رہینگے۔ مگر چوہدری نعمت خان صاحب جیسا جج ملنا محال ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہماری دعا ہے۔ چوہدری صاحب بہت جلد سشن جج ہو کر امرت سر تشریف لائیں۔ سیٹھ صاحب جیسے آدمی جو ہرگز مبالغہ کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ کے یہ الفاظ حقیقت حال کو ظاہر کر رہے ہیں۔ سیٹھ صاحب کی تقریر کا بہت مختصر خلاصہ سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۲ اپریل میں درج ہوا ہے۔ مذکورہ بالا تمام اوصاف کے علاوہ چوہدری صاحب احمدیت کا ایک نمونہ ہیں۔ آپ وقت پر نماز ادا کرتے اور نماز جمعہ ہمیشہ مسجد میں آکر ادا کیا کرتے تھے۔ ان کا یہ عملی نمونہ ایسا ہے۔ جو اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کے لئے قابل سبق ہے۔ آپ کی روانگی کے وقت ۱۴ اپریل ۱۱ بجے امرت سر کے سٹیشن پر بلا امتیاز مذہب و ملت لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔

میں اہل دہلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ چوہدری صاحب دہلی میں سمال کاز کورٹ کے جج ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔

(نامہ نگار از امرت سر)

مغربی افریقہ میں مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق احمدی مبلغین کی کوششیں

احمدیوں کا نیا مدرسہ

نائیجیرین ڈیلی ٹائمز لیگوس لکھتا ہے:-

احمدی جماعت لیگوس نے ساحل سمندر پر جو مدرسہ کی نئی عمارت بنائی ہے۔ اس کا افتتاح کل ..۴ معزز مہمانوں کی موجودگی میں مسٹر گراٹر ایم۔ اے۔ ڈائرکٹر تعلیم نائیجیریا نے کیا۔ مہمانوں میں مسیحی مدارس کے یوروپین پرنسپل بھی تھے۔ اور بعض نے تقریریں بھی کیں

ڈائرکٹر تعلیم نائیجیریا کی تقریر

امام عبدالاول کی دعا کے بعد جنرل سیکرٹری مسٹر لیگوڈا نے معزز صدر کا تعارف کرایا۔ اور مسٹر گراٹر نے اپنی تقریر میں منجملہ دوسری باتوں کے فرمایا۔ "سلسلہ احمدیہ کا ذکر میں نے پہلے پہل مسلم مشنری مولوی نیر سے سنا تھا۔ اور انہوں نے مجھے بتایا تھا۔ کہ احمدی جماعت سلطنت برطانیہ کے ساتھ تعلق وفاداری میں خصوصیت سے ممتاز ہے۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ جو کچھ مولوی صاحب نے کہا تھا۔ وہ تجربہ نے صحیح ثابت کیا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ نائیجیریا میں سلسلہ احمدیہ کا داخلہ ان وفادارانہ جذبات کی خصوصیت کو قائم رکھیگا"

آخر میں ڈائرکٹر تعلیم نے احمدی جماعت کو کامیابی پر اور کامیابی کے حاصل کرنے کے لئے استقلال سے کوششوں کے جاری رکھنے پر مبارکباد دی +

مسٹر ہنری کار کی تقریر

مسٹر ہنری کار ایم اے- بی سی ایل سابق ریذیڈنٹ لیگوس نے نائیجیریا میں اشاعت اسلام اور مسلمانوں کی تعلیم کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور کہا:-

لیگوس میں اسلام

پہلے پہل اسلام ۱۸۱۶ء میں شاہان لیگوس کے ہوسا غلاموں کے ذریعہ سے آیا وہ لوگ لیگوس کے لوگوں کی دشمنی سے ڈر کر خفیہ نماز پڑھتے تھے۔ اور اذان مٹی کے برتن میں منہ ڈال کر دیتے تا آواز بلند نہ ہو ۔ ۱۸۳۶ء میں خانہ جنگی کے وقت مسلمانوں کو شہر بدر کر دیا گیا۔ مگر ۱۸۴۰ء میں ان کو پھر واپس بلا لیا گیا۔ اور اس وقت سے ان کو مذہبی آزادی حاصل رہی ہے +

مسلمانوں کی تعلیمی حالت

لفظ اسلام کو عملاً ہم لوگ مسلمانوں کی تعلیم کا مترادف سمجھتے ہیں۔ اور تعلیمی حالت یہ رہی ہے۔ کہ ایک مدرس بچوں کو جمع کر کے عربی پڑھاتا ہے۔ اور قرآن کا پڑھنا سکھاتا ہے۔ تاکہ وہ قرآن کی سورتیں یاد کر سکیں۔ طلبا اپنا سبق تختی پر لکھتے ہیں اور یاد رکھتے ہیں۔ جب ایک سبق یاد ہو جائے۔ تو اُسے دھو ڈالا جاتا اور دوسرا لکھا جاتا ہے۔

مغربی طرز تعلیم کو مسیحی مشنریوں نے سنہ ۱۸۴۲ء کے بعد جاری کیا۔ مگر ۲۵۰۰ میں سے صرف تین چار سو مسلمانوں اور بت پرستوں کے بچے تھے۔ گورنمنٹ نے اس بے توجگی کی تحقیقات کرائی۔ اور تعلیم کے لئے (تفصیل کے ساتھ بتا کر) کوششیں کیں۔

احمدی جماعت کا شاندار کارنامہ

مگر کوئی نتیجہ خیز امر وقوع میں نہیں آیا۔ جب تک کہ احمدی جماعت نے مولوی نیر صاحب کے مشورہ سے اپنا مدرسہ ۱۹۲۲ء میں نہیں کھول دیا۔ میں نے بحیثیت ریذیڈنٹ لیگوس اس مدرسہ کے افتتاح کی عزت حاصل کی تھی۔ پس احمدی جماعت کو پہلا اسلامی مدرسہ قائم کرنے کا فخر حاصل ہے ان کی قربانیوں کا نتیجہ موجودہ عمارت ہے جسے صحیح معنوں میں مدرسہ کہا جا سکتا ہے۔ جس رستہ پر احمدیوں کو مولوی نیر صاحب نے چلایا تھا۔ وہ اس پہ چلتے رہے ہیں۔ اور اس کا ہی ثمر ہے۔ کہ آج صبح اس شاندار اور ضروریات کے لئے مکتفی عمارت کا افتتاح ہوا ہے۔ میں احمدیوں کو ان کے نئے مدرسہ کی تعمیر پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ان کے کام پر خدا تعالٰے کی برکات کے نزول کی دعا کرتا ہوں +

موجودہ بائبل کی دو غلطیاں

جس طرح خدا ہر قسم کے نقص۔ سہو۔ خطا اور غلطیوں سے پاک ہے ۔ اسی طرح اس کا کلام بھی ہر قسم کے سہو۔ خطا۔ اور نقصوں سے مبرا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر خدا کے کلام میں بھی انسانی کلام کی طرح سہو اور خطائیں پائی گئیں۔ تو پھر خدا اور بندے کے کلام میں مابہ الامتیاز کیا ہوا۔

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے مسیحی دوست اس حقیقت کو سمجھتے ہوتے بھی آزادانہ تحقیق سے کام نہیں لیتے ۔ ورنہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ وہ تحقیق کریں۔ اور ان پر معاملہ کی اصل حقیقت منکشف نہ ہو ؟

ہم ذیل میں بطور نمونہ مشتے از خروارے بائبل کی دو فاش غلطیوں کا ذکر کرتے ہیں:

بائبل کی پہلی غلطی

کتاب نمبر ۲۔ تواریخ باب ۳۶ آیت ۵ تا ۶ میں لکھا ہے:۔

"اور یہویقیم پچیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ اور اس نے گیارہ برس یروشلم میں بادشاہت کی۔ اور وہ خداوند اپنے خدا کے آگے بدکاری کرتا رہا۔ اس پہ شاہ بابل بنوکد نضر چڑھ آیا۔ اور اسے بیڑیوں سے باندھ کر بابل میں لیگیا"

کتاب تواریخ کا مصنف کہتا ہے۔ کہ یہویقیم نے گیارہ برس حکومت کی۔ جس کے بعد شاہ بابل نے اس پر حملہ کیا۔ اور گرفتار کر کے اپنے ساتھ بابل لے گیا۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ یہویقیم حملہ کے وقت مارا نہیں گیا۔ بلکہ زندہ اسیر کر کے بابل لے جایا گیا۔ مگر از روئے تواریخ یہ بیان بالبداہت غلط ہے۔ کیونکہ تاریخ جوزیفس اور دیگر مؤرخوں کے بیانات اس کی تکذیب کرتے ہیں +

یوزیفس کا بیان

یہ یہودی مؤرخ اپنی تاریخ کی جلد ۱۰ باب ۶ میں لکھتا ہے۔

"شاہ بابل نے یہویقیم کو قتل کر کے اس کی لاش یروشلم کے شہر پناہ کے باہر پھینکوا دی"

اور اسی روائت کو اور بھی بہت سے محققین نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ جس کا اقبال پادری ٹھاکر داس کو بایں الفاظ کرنا پڑا۔

پادری ٹھاکر داس کی تصدیق

"مؤرخوں کے نزدیک یہویقیم کو قید کر کے لے جانا ثابت نہیں اور یوزیفس مؤرخ سے حوالہ دیتے ہیں۔ کہ یہویقیم کو قتل کر کے اس کی لاش کو دیوار شہر پناہ کے باہر پھینکوا دیا۔ اور دفن کرنے نہ دیا" (اظہار عیسوی صفحہ ۲۴۹)

پادری شیلر کی گواہی

یہ جرمن فاضل اپنی کتاب "کیفیت نامہ" میں اس واقعہ کو بدیں الفاظ لکھتا ہے

"شاہ یہوداہ کی سلطنت کے گیارہویں برس بخت نصر ان پر چڑھ آیا اور سوا اپنے دوسرے ملکوں کی فوجیں بھی چڑھا لایا۔ یعنی ارام اور مواب اور بنی اموتی وغیرہ کی۔ لاچار یہویقیم ان کے مقابلہ کو نکلا۔ مگر شکست کرنے شکست کھائی اور یہویقیم خود مقتول ہوا۔ اور اس کی لاش کی بھی بے عزتی ہوئی" (کیفیت نامہ صفحہ ۲۲۸)

اور مؤرخوں کے بیانات بھی نقل کئے جا سکتے ہیں۔ مگر بائبل کے مذکورہ بالا واقعہ کی تغلیط کے لئے یہ بھی کافی ہیں۔

دوسری غلطی

کتاب ۲۔ تواریخ باب ۲۸ درس ۱۹ میں لکھا ہے "کیونکہ خداوند نے شاہ اسرائیل آخز کے سبب یہوداہ کو گھٹایا۔ الخ"۔ کتاب تواریخ کے مصنف آخز کو شاہ اسرائیل لکھنا بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کی معتبر تواریخ اور خود اسی بائبل کے بعض دیگر مقامات مندرجہ بالا بیان کی پرزور سے تردید کرتے ہیں۔ کیونکہ جس آخز کا یہاں ذکر ہے۔ وہ سلطنت

اشتہار

پندرہ مئی ۱۹۲۸ء تک فاروق بک ایجنسی قادیان کی کل کتب رعایتی قیمت میں

محصول ڈاک بذمہ خریدار

سلسلہ کی کتابیں

نام کتاب	قیمت	رعایتی
تبلیغ رسالت ۔ سوائے جلد پنجم و ششم کے جلد اول دوم ۔ سوم ۔ چہارم ۔ ہفتم ۔ ہشتم ۔ نہم ۔ دہم ۔ ان جلدوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نایاب اشتہارات ۱۸۸۵ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک جمع کر دئے ہیں ۔ ۔ ۔	لعہ	صہ
التنقید ۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب ۔ ۔ ۔	۳ر	۱ر
صادق کلمات ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب ۔ ۔	۴ر	۲ر
فیصلہ الٰہی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا آخری فیصلہ اور اس کی اصل حقیقت کا انکشاف ۔ ۔ ۔	۱ر	۳ر
مرقع ثنائی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا ۔ ۔	۴ر	۲ر
فیصلہ خدائی برمسلمات ثنائی ۔ امرتسری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ دیا کہ ثناء اللہ ہی زندہ رکھکر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کر دیا ۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اصلی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔	۸ر	۴ر
علماء خلف ۔ ندوۃ العلماء نے علماء سلف نام سے ایک کتاب شائع کی ۔ جس میں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دینداری کے نمونے پیش کئے گئے تھے ۔ فاروق کے ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مصرع ثانی علماء خلف کے نام سے لکھ کر موجودہ علماء کی بے دینی اور شرارتوں اور اخلاقوں کا صحیح فوٹو اتار کر پیش کر کے دکھا دیا ہے ۔ کہ سلف جن کے وہ تھے خلف ان کے یہ ہیں	عہ	۱۰ر
ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار ۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جب امرتسری کو مباہلہ کے لئے لکھا ۔ امرتسری نے ہمیشہ انکار کیا اور فرار ۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا ۔ اس رسالہ میں دلچسپ حالات ثناء اللہ صاحب کے درج ہیں ۔ ۔ ۔	۲ر	۳ر

نام کتاب	قیمت	رعایتی
عشرہ سوالات کے جوابات ۔ غیر احمدیوں کے علماء نے جو سب سے بڑے دس سوالات ایسے کئے تھے ۔ جن کا جواب ان کے خیال میں سلسلہ احمدیہ نہیں دے سکتا تھا ۔ ان کے مفصل اور مدلل ایسے جواب لکھے گئے ہیں ۔ کہ انشاء اللہ قیامت تک نہ بھولیں گے ۔ چند نسخے باقی ہیں ۔ جلد منگاؤ ۔ بہتر کتاب ہے ۔ ۔	عہر	۸ر
النبوت فی الالہام و فی الاحادیث دو حصہ قابل دید ۔ ۔ ۔ ۔	۱۳ر	۴ر
ثنائی ہرزہ درائی مولوی ثناء اللہ صاحب کی وہ تمام گالیاں ردیف وار الف سے لے کر یے تک اس رسالہ میں جمع کر دی ہیں ۔ جو ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ و دیگر اراکین جماعت کو اپنے اخبار اہلحدیث اور مرقع کے ذریعہ دیں ۔ ۔ ۔ ۔	۵ر	۲ر
چودھویں صدی کا یہودی ۔ مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا ۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا ۔ ۔ ۔	۵ر	۲ر
بحر حقیقت ۔ محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدسؑ کے خلاف شائع ہوا تھا ۔ تحقیقی جواب ۔ ۔ ۔	۴ر	۲ر
تنقید صحیح ۔ فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھکر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی ۔ کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں ۔ ایک علی محمد باب اور دوسرا بہاء اللہ ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی ۔ بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے	۸ر	۴ر
ازہاق الباطل ۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے ۔ ۔ ۔	۲ر	۱ر
ہدایات زریں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں ۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں ۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے ۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے ۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامی نہ ہوگی ۔ حضور کی خواہش ہے ۔ کہ ہر ایک احمدی خواندہ اس پر عمل کرے ۔ ۔ ۔	۱۰	۵ر

نام کتاب	قیمت	رعایتی
تصدیق کلام ربانی ۔ آریوں نے ایک رسالہ نہایت گندہ "مسلمانی کے بانی کی کہانی" نام سے آنحضرت صلعم کی شان میں گستاخانہ لکھا تھا ۔ اس کا نہایت قابل دید اور لائق شنید یہ جواب ہے جس میں بڑے بڑے فلاسفر اور عیسائی مصنفوں کے قلم سے آنحضرت صلعم کی شان اعلیٰ کا ثبوت دیا گیا ہے ۔ ۔ ۔	عہر	۸ر
تارپیڈو ۔ چھوت چھات کے متعلق یہ وہ رسالہ ہے جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی ۔ کہ اب تیسری دفعہ طبع کرایا گیا ہے ۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے ۔ ۔	۴ر	۳ر
ویدک توحید کا آئینہ ۔ دیکھنے کے قابل ہے	۲ر	۱ر
ایک مسلمان کا پیغام ۔ سکھوں کے نام قابل دید ہے	۲	۱ر
تنبیہ زبان دراز ۔ ایک آریہ کی سرزنش و گوشمالی	۱ر	۱ر
پیدائش عالم ۔ دیانندیوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا کا سلسلہ ازل سے چلا آیا ہے ۔ اور پیدا شدہ نہیں ہے ۔ اس مسئلہ پر لاجواب یہ تصنیف ہے ۔ ۔	۳ر	۱ر
رسالہ گوشت خوری مضمون نام سے ظاہر ہے ۔	۲	۱ر
دھرم پال کا کچا چٹھا ۔ قابل دید ہے ۔	۱ر	[illegible]
ضمیمہ الحق دہلی ۔ آریوں کے اس الزام کا جواب کہ گالیاں دینے میں مسلمانوں نے ابتدا کی ۔ بڑا مفصل دیا گیا ہے ۔ ۔	۱ر	[illegible]
گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ۔ ۔	۱ر	[illegible]
ازالۃ شکوک ۔ آریوں کے ۲۰ اعتراضوں کا جواب	۲ر	۱ر

ملنے کا پتہ : **مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور**

اعلان

بڑھیا کپڑا خرید فرمائیں

اگر آپ کو واقعی اعلیٰ اور ارزاں مال کی ضرورت ہو۔ تو براہ راست کارخانہ سے طلب کریں۔ لونگی سلکی ریشمی مشہدی قسم اول نہایت ہی خوبصورت للعہ۔ کلاہ زریں اسٹردار پشاوری فیشن ۱۲ - دونو کی قیمت ھر کارخانہ کے خاص تحفہ ہیں۔ زنانہ سلکی ریشمی کا مدار چادر اوسط درجہ کی بیگمات استعمال کرتی ہیں۔ طول ۳ گز - عرض ۱½ اگز ۱۲ زنانہ لسٹری خالص ریشمی چادر امیرانہ وضع نہایت ہی خوبصورت رنگ سُرخ طول ۳ گز عرض ۱½ اگز آٹھ روپے - آزار بند سلکی ریشمی رنگین ۳ درجن - جراب سلکی ریشمی زنانہ بیلدار ۱۲ / پنجابی جوتا اعلےٰ مضبوط ۶ نمبر ضرور ارسال کریں) جائے نماز سوتی مضبوط محراب دار بیلدار قلم ۱ دوکانداران خط وکتابت کریں۔ مکمل فہرست کارخانہ مفت۔ محصولڈاک علاوہ

منیجر کارخانہ سید عباس علی شاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران ۳۲ لودھیانہ

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی وپشاوری لنگیاں اور مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی قناویز۔ کلاہ پشاوری وبخاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ مال پسند نہ آنے پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس کیجائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشا خریدار کو دوسری چیز دیجائے گی ٭

المشتہر

غلام حیدر میاں محمد احمدی جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ پشاور

طالب علموں، لیکچراروں و دیگر اصحاب تحریر وتقریر پیشہ کیواسطے

عجیب التاثیر تحفہ

نہایت معتبر اور بارہا دفعہ کی آزمودہ۔ مستقل طور پر دل ودماغ کو طاقت پہونچا کر حافظہ کی قوت کو بحال ہی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ کے واسطے قائم رکھنے والی اور بے خطا ایجاد ہے۔ اس کے استعمال سے صرف ایک ہفتہ میں قوت ذہنی کے علاوہ جسم کی تیاری میں حیرت انگیز تبدیلی واقعہ ہوجاتی ہے۔ علاوہ اس کے مصفی خون اور مقوی اعصاب بھی ہے جس نے ایک خاص نمائش کری ہے۔ وہ ہمیشہ کیلئے مجسم اشتہار بن گیا ہے نمونہ محصولڈاک کے لئے دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیں۔ قیمت ایک ہفتہ کا کورس صرف ۱۲/ - دو ہفتہ کے لئے ۲ روپے۔ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر پبلک میڈیکل ہال رو پڑ۔ ضلع انبالہ پنجاب

اولاد حاصل کرنے کی حیرت انگیز دوائی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کے لئے پریشان ہیں۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ نسل قائم رکھنے کی آپ کو سچی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنا محنت اور پسینہ سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کرکے برباد نہ کریں۔ صرف

حبِّ حمل و معجون عجیب

کا استعمال گھر میں شروع کرادیں۔ جس کا پہلی ہی دفعہ کا استعمال انشاء اللہ تعالےٰ آپ کو بامراد کریگا۔ زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں

"مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

قیمت "حب حمل" و "معجون عجیب" صرف چار روپے (للعہ) آرڈر دیتے وقت تفصیلی حالات ضرور لکھیں۔ جو کہ صیغہ راز میں رکھے جائیں گے

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

بہروں کی شنوائی کا سامان

بہت لوگ بالخصوص وہ جو بہرے ہیں۔ یا جن کے دماغوں میں خوں خوں محسوس ہوتا ہے۔ یا ناک میں آواز آنے کی بیماری ہے یہ معلوم کرکے بہت خوش ہونگے۔ کہ حال ہی میں ایک چھوٹا اور نہایت ہی مفید آلہ ان بیماریوں کے مستقل علاج کے لئے دریافت ہوا ہے۔ جسے ٹنی فش کہتے ہیں۔ اس آلہ کے ذریعہ اس وقت تک سینکڑوں ان بیماریوں کے شدید اور لا علاج بیمار شفا پاچکے ہیں۔ اگر کوئی ان بیماریوں کا مبتلا مزید معلومات اس آلہ کے متعلق حاصل کرنا چاہے تو سیکرٹری سے خط وکتابت کرے۔ جو خوشی سے ان کو مکمل معلومات معہ شہادتوں اور اخراجات کے نوٹسوں کے بہم پہونچائیگا۔ بیز قیمتی وقت بچانے کے لئے یہ آلہ معہ ضروری سامان اور ادویات کے ۶ روپے کا منی آرڈر آنے پر ہر پتہ پر بھیجا جاسکتا ہے۔ فرمائش کے وقت اس اخبار کا حوالہ ضرور دیں ٭

پتہ

Lummaloo Co: Deal Kent England

حضرت مولوی شیر علی صاحب

تجاویز اشتہارات ... عطا کیا گیا فرحت

موتی سرمہ رجسٹرڈ۔ آج جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسۃ الخواتین قادیان اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ "مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہوگئی تھی۔ اس نے آپکا سرمہ چند روز تک استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپکو اس لئے دیتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی آپکے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہوکر اس سے فائدہ اٹھاسکیں"

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

حبِّ اطہر

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہوکر مر جاتے ہوں۔ (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہوگئی ہو جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں اور کمزور رہتے ہوں۔ ان کیلئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال اکسیر ہے قیمت فی تولہ عہ۔ تین تولہ کیلئے محصولڈاک معاف۔ ۳ تولہ تک خاص رعایت

مقوی دانت منجن

مونہہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور مونہہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہوجاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں اور مونہہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ ٭

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معتبر الصحت قادیان

مشینری

اگر آپ کو اعلےٰ مضبوط اور کفایت آئل انجن۔ فلور ملز۔ آٹا پیسنے کے خراس (بیل چکی) چاول کی مشینیں (رائس ملز) قیمہ بنانے کی مشینیں۔ مشین بادام روغن ٹینشنگ کے بیلنہ جات۔ مشین سیویاں وغیرہ کی ضرورت ہو۔ تو اخبار کے حوالہ سے ہماری باتصویر فہرست بالکل

مفت طلب فرمائیے۔

ہمارے ہاں ڈھلائی کا کام بھی نہایت عمدگی سے کیا جاتا ہے

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (اڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

——— امرتسر ۲۰-اپریل موضع چوگانواں ضلع امرت سر میں مورخہ ۱۶-اپریل کو شام کے اڑھائی تین بجے کے قریب ایک آدمی گھوڑے پر سوار جا رہا تھا۔ کہ اچانک اس پر بجلی گری۔ جس کے باعث گھوڑا اور آدمی دونوں ہلاک ہو گئے۔ موضع مذکور سے دو میل کے فاصلہ پر موضع ٹھٹی کے قریب کھلیان (کھلواڑے) لگے تھے۔ ان پر بھی بجلی گری اتنی جگہ کی مٹی اکھڑ گئی۔ قریباً چھ سات سو گندم کی گانٹھ کا نقصان ہوا۔ اس کے بعد موضع بلارے کے جنگل میں ایک بھینگن بجلی گرنے سے ہلاک ہو گئی۔ جس جگہ بھینگن ہلاک ہوئی تھی اس سے تین چار قدم کے فاصلہ پر ایک کوٹھڑی تھی۔ جس میں بہت سے آدمی بیٹھے تھے انہیں ایک شخص وہ تھا۔ جس کا بھائی اس کھیت میں فصل کاٹ رہا تھا۔ جہاں بھینگن مری تھی۔ وہ اس جگہ جانا چاہتا تھا۔ لیکن لوگ اسے منع کرتے تھے۔ جب تک وہ شخص جس کا نام کھرو تھا۔ اس مکان کے اندر بیٹھا رہا۔ بجلی بار بار مکان کی طرف آتی تھی۔ جس وقت وہ شخص اپنے بھائی کے پاس پہونچا۔ تو اس پر بھی بجلی گری۔ اس کا بھائی دھماکے سے دور جا گرا۔ مگر کھرو ہلاک ہو گیا ایک گھنٹہ تک بادل منتشر ہو گئے۔ تو لوگوں نے مردوں کو سنبھالنا شروع کیا +

——— بمبئی ۲۰-اپریل آج تین مزید کارخانے بند ہو گئے اس طرح بند شدہ کارخانوں کی تعداد اٹھارہ تک اور بیکار مزدوروں کی تعداد ۳۰ ہزار تک پہونچ گئی ہے +

——— دہلی ۱۸-اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک فوجی گورے نے پستول چلا کر تین آوارہ گائیوں کو ہلاک کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گائیں گورے کے باغ میں آیا کرتی تھیں +

——— لاہور ۲۰-اپریل۔ گذشتہ شب سر شفیع اور لیڈی شفیع انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے +

——— پٹھان کوٹ ۱۹-اپریل۔ کانگڑہ سے موٹر لاری کے ایک ہولناک حادثہ کی اطلاع آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے ایک موٹر لاری پوری رفتار سے پالم پور سے آ رہی تھی۔ کانگڑہ کے پاس جب موڑ پر پہونچی۔ تو پھسل گئی۔ اور دریا میں گر گئی۔ اس میں ۹ مسافر سفر کر رہے تھے۔ سب کو شدید ضربات آئیں البتہ ڈرائیور کو خفیف زخم آیا۔ مجروحوں کو ہسپتال پہونچایا گیا اور ایک تو اسی وقت مر گیا۔ تھوڑی دیر بعد دو اور مجروح ہلاک ہو گئے باقی ماندہ میں سے بہت کی حالت سخت نازک ہے +

——— کلکتہ ۲۰-اپریل۔ چاٹگانگ کے کلکٹر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر آج صبح ۸ بجے ایک مسلمان نے چاقو سے حملہ کر ڈالا۔ بیان کیا جاتا ہے یہ حملہ آور ملاقات کے لئے آیا تھا۔ اس نے انگلستان جانے کے لئے پرحانہ راہداری اور روپیہ طلب کیا۔ زیادہ گفتگو نہ ہونے پائی تھی۔ کہ حملہ آور نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر جھپٹ کر اچانک اس کی چھاتی کی بائیں جانب چاقو کا وار کیا۔ جس سے وہ زخمی ہو کر کرسی سے گر پڑے لیکن پھر اٹھے۔ اور لڑکھڑاتے ہوئے دوسرے کمرہ میں چلے گئے۔ اندر چارپائی پر لیٹ گئے۔ لیکن ڈاکٹر کے پہونچنے سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔

——— دہلی ۲۰-اپریل۔ قاضی عبدالرشید قاتل سوامی شردھانند کی پھانسی کے سلسلہ میں جو مقدمات مسٹر ایسٹیل مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر تھے۔ آج ان کا فیصلہ سنا دیا گیا چوٹی کے مقدمہ میں جس میں ۵۵ ملزم ماخوذ تھے۔ بارہ رہا ہوئے۔ باقی ماندہ ملزموں کو ۱½ سال سے ایک دن تک کی متفرق سزائیں دی گئیں۔ اور جرمانہ بھی ہوا۔ جس کی مقدار پچاس روپیہ سے چھ روپیہ تک ہے۔ یہ جرمانہ ان لوگوں کو دیا جائے گا۔ جن کو اس فساد میں نقصان اٹھانا پڑا۔ بعد انقضائے میعاد قید تمام ملزموں کو دو دو سال کے لئے حفظ امن کی ضمانتیں داخل کرنی پڑیں گی + ماتحت مقدمہ میں ۹۶ ملزموں کا پہلے پہل چالان ہوا تھا۔ ان میں سے ۳۰ ملزم بے گناہ ثابت ہوئے۔ ۱۱ ملزم عدم ادخال ضمانت کی وجہ سے مقید تھے۔ وہ بھی رہا کر دئے گئے۔ باقی ماندہ ۵۵ ملزموں کو پندرہ پندرہ روپے جرمانہ یا بصورت عدم ادائگی جرمانہ ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی +

——— شانتی نکیتن ۱۸-اپریل۔ قحط ریلیف کمیٹی کے سیکرٹری ان نے ایک اعلان میں تبلایا ہے۔ کہ مودل بھگڑھ اور سوہد وغیرہ متعدد دیہات میں قحط زدگان بھوکے مر رہے ہیں بعض کو تو تین تین چار چار روز تک کھانا نصیب نہیں ہوتا +

——— لاہور سے تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر دسن چانسلس ایڈمنسٹریٹر نابہ طویل رخصت پر ولایت جا رہے ہیں۔ اور آپ کی جگہ رائے بہادر دیوان گیان ناتھ صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہائے پنجاب ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوئے ہیں +

——— بمبئی میں خواتین کے جلسہ میں طلاق لینے اور والد کی جائداد سے حصہ لینے کا ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔ اسی جلسہ میں ایک ہندو دیوی نے جو قانون کا اعلےٰ امتحان بھی پاس کر چکی ہے۔ کہا کہ جب مرد دو دو تین تین عورتیں بیک وقت کر سکتے ہیں۔ تو ایک عورت کیوں نہ دو تین مردوں سے بیک وقت شادی کر سکے +

——— مدراس ۱۹-اپریل بنگلور کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ایک ۷ سالہ لڑکی نے اپنی جلتی ہوئی جھونپڑی میں سے اپنے دو چھوٹے بھائیوں کو بچانے میں جس غیر معمولی بہادری کا ثبوت دیا ہے اس کے لئے اس کی ہر بشر تعریف کر رہا ہے۔ آگ لگی ہوئی دیکھ کر وہ اندر کی طرف دوڑی اور اپنے ۳ سالہ بھائی کو اٹھا لائی۔ اور اس کو باہر چھوڑ کر پھر اندر گئی۔ اور اپنے چھوٹے بھائی کو جس کی عمر ۶ ماہ تھی۔ باہر اٹھا لائی۔ مگر اس وقت اس کے کپڑوں کو آگ لگ گئی تھی۔ اور وہ بری طرح جھلس کر زمین پر گر پڑی۔ ڈپٹی کمشنر بنگلور نے اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور اس چھوٹی لڑکی کی بہادری پر خوش ہو کر ہ۔ ایکڑ زمین اور اس کے خاندان کو دیگر عطیات اور انعامات کی سفارش کی +

——— لاہور ۲۰-اپریل جسٹس سیل فورڈ رخصت پر روانہ ہو رہے ہیں۔ مسٹر ایم ڈی بھڈے۔ آئی سی۔ ایس کو آپ کی جگہ تا احکام مزید جج مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر ڈی جانسٹن آئی سی ایس کو جسٹس ہیریسن کی جگہ جو رخصت پر جا رہے ہیں۔ مقرر کیا گیا +

——— لاہور ۲۰-اپریل۔ ہائیکورٹ کی مکمل بنچ کے سامنے اخبار بندے ماترم کی درخواست پیش ہوئی جس میں مقامی حکومت کے حکم ضبطی کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ وکیل سرکار نے درخواست کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن یہ کہا۔ کہ وقت نازک ہے۔ اور مضمون میں لغو بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ جس سے فساد برپا ہونے کا احتمال ہے عدالت نے درخواست منظور کر لی۔ اور سائلوں کو خرچہ دلا دیا +

——— حال میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی جگہ علیگڈھ یونیورسٹی میں کسی یوروپین کا تقرر کیا جائے۔ لیکن کسی ماہر تعلیم ہندو کا۔ لیکن معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر وولز ڈین پنجاب یونیورسٹی کو جو عرصہ تک پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار رہے اور اورینٹل کالج لاہور کے پرنسپل ہیں۔ دو ماہ کے لئے پرو وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ اس عرصہ میں اپنے موجودہ عہدہ ڈین کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہیں گے +

عجائبات

——— امریکہ کے محکمہ حرب میں ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس سے دشمنوں کے طیاروں کی پرواز۔ ان کی بلندی۔ اور ان کی نقل و حرکت معلوم ہونے کے ساتھ ہی توپوں کے نشان کی صحت میں بھی بہت معاون ہو گا +

——— انگلستان کی ایک وادی میں ایک مدرسہ کے قیام کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جس میں ۵۰ طلبہ تعلیم پائیں گے۔ اس میں سے ہر طالب علم ایک جداگانہ قوم کا نمائندہ ہو گا۔ یہ طلبہ ۳۵ ممالک سے آئیں گے۔ ان کو دس سال کی عمر سے ۱۷ سال کی عمر تک تعلیم دی جائیگی۔ وہ السنہ تاریخ علوم و فنون کی تعلیم پائیں گے +

——— پیرس کا اخبار ایکسیلر کا نامہ نگار پیکن راوی ہے۔ کہ چین کی ریاستہائے کلاگن کے شمال مغرب میں بہت بڑے بڑے زرد اور بھورے رنگ کے چوہوں میں جنگ ہوئی۔ موضع تلاجی کے آدمی رات کے وقت عجیب قسم کی آوازیں سن کر بیدار ہوئے۔ اور انہوں نے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا +